أصل الشيعة وأصولها

تأليف

الإمام المصلح

الشيخ محمد الحسين آل كاشف الغطاء

المتوفى سنة ١٣٧٣ هـ

تحقيق

علاء آل جعفر

الأعصار من تناهت بهم الأعمار الى المئة والعشرين وما قاربها أو زاد عليهـا ، على أن الحق في نظر الاعتبار أن من يقدر على حفظ الحياة يوماً واحداً يقدر على حفـظها آلافاً من السنين ، ولم يبق إلا أنه خـارق العـادة. وهـل خـارق العادة والشذوذ عن نواميس الطبيعة في شؤون الأنبياء والأولياء بشيء عجيب أو أمر نادر ؟

راجع مجلدات المقتطف السابقة تجد فيها المقـالات الكثيرة والبـراهين الجلية لأكابر فلاسفـة الغرب في إثبات إمكانيـة الخلود في الدنيـا للإنسـان . وقـال بعض كبار علمـاء أوروبـا : لـولا سيف ابن ملجم[1] لكـان علي بن ابي طالب من الخالدين في الدنيا لأنه قد جمع جميع صفات الكمـال والاعتدال ، وعندنا هنا تحقيق بحث واسع لا مجال لبيانه .

الثاني : السـؤال عن الحكمة والمصلحة في بقائه مع غيبتـه وهل وجـوده مع عدم الانتفاع به إلا كعدمه ؟ ولكن ليت شعـري هل يـريد أولئـك القوم أن يصلوا الى جميع الحكم الربانية والمصالح الإلهية وأسرار التكوين والتشريع ، ولا تـزال جملة من الأحكـام الى اليـوم مجهولـة الحكمـة ، كتقبيـل الحجـر الأسـود مـع أنه حجر لا يضر ولا ينفع ، وفرض صلاة المغرب ثلاثاً والعشاء أربعـاً والصبح اثنتين وهكذا إلى كثير من أمثالها ، وقـد استأثـر الله سبحانـه نفسـه بعلم جملة أشياء لم يطلع عليها ملكاً مقرباً ولا نبياً مرسلاً كعلم الساعة وأخواتـه ﴿ إن الله

= « الاعتقادات ـ ط » ومعاني الأخبار ـ خ » و« إكمال الدين وإتمام النعمة ـ ط » جزء منه ، و « من لا يحضره الفقيه ـ ط » .

(١) هو عبد الرحمن بن ملجم المرادي التدؤلي الحميري لعنـه الله . كان من شيعـة عليّ وشهد معه صفين ثم خرج عليه فـاتفق مع « البـرك » و « عمر بن بكـر » على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص . وتعهد ابن ملجم بقتل علي فقصـد الكوفـة واستعان بـرجل يدعى شبيباً فكَمِنَ لعلي خلف باب المسجد فضـربه ابن ملجم على رأسـه ضربـة مات من أثرها . وقتله الحسن بعد ذلك بثلاثة أيام وقيل أحرق بعد قتله .

سیرتِ معصومین علیہم السلام

احسن المقال جلد اوّل

ترجمہ

منتہی الآمال

مؤلف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمیؒ

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح

مولانا غلام رضا ناصر نجفی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

CS Scanned with CamScanner

الھی اسئلك مرافقه الانبیآء والاوصیآء اعلیٰ درجاتِ جنة الماوٰی

خدایا میں انبیاء واوصیاء کی رفاقت اور جنت الماویٰ کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ پس آپ کچھ دیر کے لیے مدہوش ہو گئے تو امام حسنؑ رونے لگے اور آپؑ کے آنسوؤں کے قطرات آپ کے پدر بزرگوار کے چہرہ مبارک پر گرے تو حضرت ہوش میں آئے اور آنکھ کھول کر فرمایا اے بیٹا کیوں روتے ہو اور جزع فزع کرتے ہو۔ تم بھی میرے بعد زہر سے اور تمہارے بھائی تلوار سے شہید ہوں گے اور تم دونوں اپنے نانا باپ اور ماں سے جا ملو گے۔ اس وقت امام حسنؑ نے اپنے باپ کے قاتل کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ مجھے یہودی عورت کے بیٹے ابن ملجم مرادی نے ضرب لگائی ہے ابھی اس مسجد میں لے آئیں گے اور آپؑ نے باب کندہ کی رف اشارہ کیا پے در پے تلوار کا زہر اپ کے بدن مبارک میں سرایت کر رہا تھا اور حضرتؑ کو بے خود کر رہا تھا۔ لوگ باب کندہ کی طرف دیکھ رہے تھے اور امیر المومنینؑ پر گریہ وزاری کر رہے تھے۔ اچانک مسجد کے دروازے سے آواز بلند ہوئی ابن ملجم کو ہاتھ باندھے ہوئے۔ باب کندہ سے مسجد میں لے آئے اور لوگ اس کو مارتے ہوئے لا رہے تھے اور اس کے نجس منہ پر تھوکتے تھے اس سے کہتے تھے کہ وائے ہو تجھ پر تجھے کس چیز نے اس پر اکسایا کہ تو نے امیر المومنینؑ کو شہید کر دیا۔ اور رکن اسلام توڑ دیا۔ ملعون خاموش تھا کچھ نہیں کہتا تھا لوگوں کا غصہ ہر لمحے بڑھتا جاتا تھا۔ چاہتے تھے کہ وہ اسے دانتوں سے ہی پارہ پارہ کر دیں۔ حذیفہ نخعی برہنہ تلوار لیے ہوئے اس کے آگے آگے آ رہا تھا۔ وہ لوگوں کو ہٹاتا ہوا اسے امام حسنؑ کے سامنے لے آیا۔ جب آپؑ کی نظر پر پڑی تو فرمایا اے ملعون تو نے امیر المومنینؑ وامام المسلمین کو شہید کیا اس احسان کے بدلے کو انہوں نے تجھے پناہ دی۔ اور تجھے دوسروں پر ترجیح دی اور تجھ پر بخششیں کیں کیا وہ تیرے لیے برے امام تھے۔ اور ان کے احسانات کا بدلہ یہی تھا۔ جو تو نے دیا۔ اور ابن ملجم اسی طرح سر نیچے کیے ہوا تھا۔ اور کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ لوگوں کے گریہ کی آواز بلند ہوئی۔ امام حسنؑ نے اس شخص سے پوچھا جو اس ملعون کو لے آیا تھا اور کوئی بات نہیں کرتا تو نے اس دشمن خدا کو کہاں پایا تو اس شخص نے ابن ملجم کو پانے کا واقعہ بیان کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا حمد وتعریف کے لائق وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے دوست کی مدد کی اور اپنے دشمن کو مخذول وگرفتار کیا تھوڑی دیر کے بعد امیر المومنینؑ نے آنکھیں کھول دیں اور یہ جملہ فرمایا کہ خدا کے فرشتوں مجھ سے رفق ومدارات ونرمی کرو۔ اس وقت امام حسنؑ نے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا اور رسولؐ اور آپؑ کا دشمن ابن ملجم ہے کہ خداوند عالم نے آپؑ کو کامیابی دی ہے اور وہ حاضر خدمت ہے امیر المومنینؑ نے اس ملعون کی طرف دیکھا۔ اور کمزور آواز میں کہا اے ابن ملجم تو نے امر بزرگ اور کار عظیم کا ارتکاب کیا ہے کیا میں تیرے لیے برا امام تھا کہ تو نے مجھے یہ بدلہ دیا ہے کیا میں نے تجھے مورد رحمت نہیں قرار دیا تھا۔ اور تجھے دوسروں پر ترجیح نہیں دیتا تھا کیا تجھ سے احسان نہیں کرتا تھا اور تجھ پر زیادہ بخشش نہیں کی تھی۔ حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ مجھے قتل کرے گا لیکن میں چاہتا تھا کہ تجھ پر حجت تمام ہو جائے اور خدا تجھ سے میرا انتقام لے اور میں چاہتا تھا کہ تو اس عقیدہ

عقائد رافضیت کے مطابق ابن ملجم کا حضرت علیؓ کی بیعت کرنا

ارشادِ مفید میں عامر ابن واثلہ سے مروی ہے کہ کوفہ میں حضرت علیؓ نے لوگوں کو بیعت کے لیے جمع کیا جب لوگ بیعت کرنے لگے تو ابن ملجم بھی انہی میں تھا آپ نے ایک مرتبہ ابن ملجم کو واپس کیا وہ دوسری مرتبہ آیا آپ نے دوسری مرتبہ بیعت لیے بغیر واپس کردیا وہ تیسری مرتبہ آیا آپ نے تیسری مرتبہ واپس کر دیا وہ چوتھی مرتبہ پھر آیا آپ نے **بیعت** لی اور بیعت لیتے وقت فرمایا بخدا میری یہ ریش میرے خون سر سے خضاب ہوگی ارشاد ہی میں اصبغ سے مروی ہے کہ جب **ابن ملجم بیعت** کر کے واپس جانے لگا تو حضرت علیؓ نے اسے واپس بلایا اس سے مزید وعدے اور حلف لی کہ **بیعت** شکنی نہیں کرے گا جب وہ تیسری مرتبہ جانے لگا تو آپ نے پھر واپس بلا کر بیعت نہ توڑنے کے سنگین وعدے اور قسمیں لیں

الدمعۃ الساکبہ جلد اول صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴

اشدد حیازیمک للموت
فان الموت لاقیکا
ولا تجزع من الموت
اذا حل بوادیکا

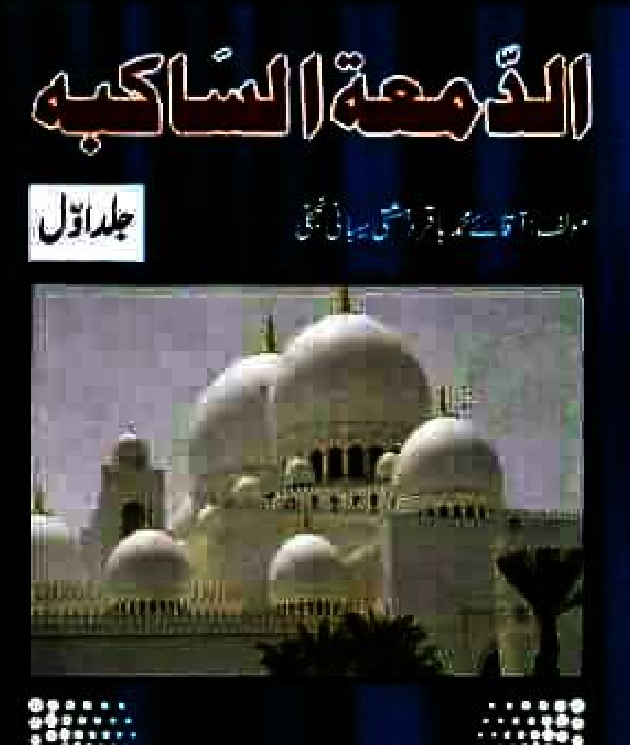

مولا علی علیہ السلام کہ قاتل ابن ملجم رافضی کہ کچھ احوال

شیعہ کتاب الارشاد میں شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ھے کہ ابن ملجم نے مولا علیؑ کی بیعت کی تھی اور مولا علیؑ نے ابن ملجم سے اس بیعت کو نبھانے کا عھد بھی لیا تھا اور جب اس نے مولا علیؑ سے ایک سواری کا مطالبہ کیا تو مولا علیؑ نے ابن ملجم کو ایک اشقر نامی گھوڑا تحفہ میں دیا

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔

اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں آ جائے تو اس سے نہ گھبرانا۔

جس طرح زمانے نے تجھے ہنسایا ہے اسی طرح وہ تجھے رُلائے گا۔

۲۔ روایت کی ہے حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالی سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس نے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں بدلے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

أريد حياته ويريد قتلي ۔ عذيرك من خليلك من مراد

میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی مجھ سے ایسا عذر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے ہے۔

جا اے ابن ملجم: جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

۳۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے معلی بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم لعین سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اے غزوان اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ گھوڑے) پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یہ کوئی معمولی سا عذر پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے جو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنین پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا معین و مددگار بناؤں

۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابو زید احول نے اجلح سے روایت کی ہے اور انہوں نے قبیلہ کندہ کے بزرگوں سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ان بزرگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اس کے اوپر سے خضاب کرنے سے کیا چیز مانع ہے ساتھ اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

تذکرۃ الاطہار

مؤلف

حضرت آیت اللہ علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸-۹

ترجمہ

علامہ صفدر حسین نجفی علیہ الرحمہ

ناشر

امامیہ پبلی کیشنز

كتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظمؒ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

CS Scanned with CamScanner

"ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔"

اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں اترے تو اس سے نہ گھبرانا۔

جس طرح زمانہ نے تجھے ہنسایا ہے اس طرح وہ تجھے رلائے گا۔

۲۔ روایت کی ہے حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالی سے اس نے ابو اسحاق سبیعی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ "امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپؑ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں بدلے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپؑ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

ارید حیاتہ و یرید قتلی

عذیرک من خلیلک من مرادی

"میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی چھوٹا سا عذر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے لے۔ جا اے ابن ملجم۔ جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔"

۳۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے معلی بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے" کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم لعین سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں پھر آپؑ نے فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اے غزوان اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ) گھوڑے پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ "میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، کوئی معمولی سا عذر پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے لے آ"۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے ہوا جو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنین پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا۔ جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپؑ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تا کہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا معین و مددگار بناؤں۔

۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابوزید احول نے اجلح سے روایت کی ہے اور اس نے قبیلہ کندہ کے بزرگوں سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے ان بزرگوں سے میں

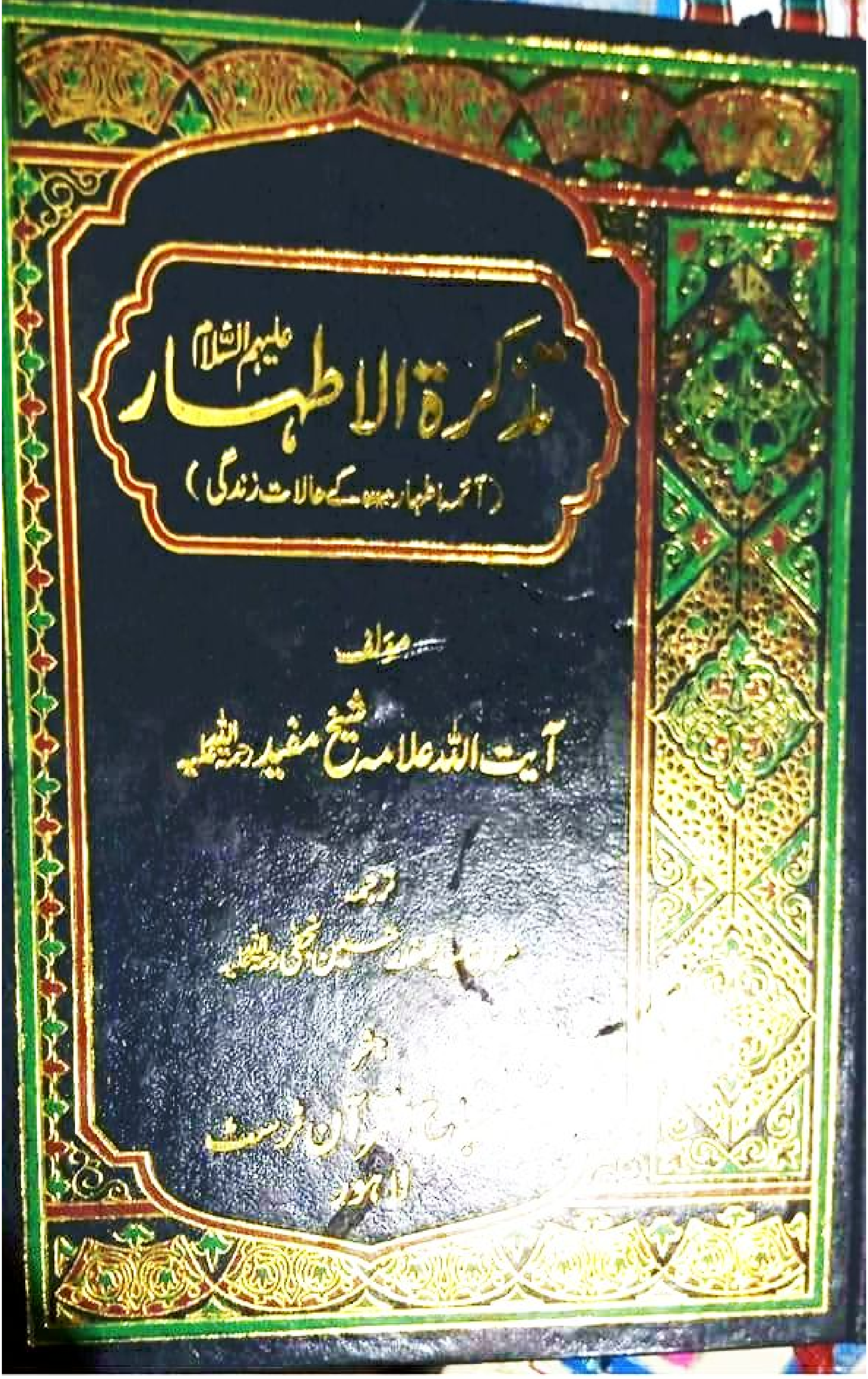
تذکرۃ الاطہار علیہم السلام
(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)
مؤلف
آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ
حسین نجفی
ٹرسٹ
لاہور

حضرت علیؑ کی شہادت

تفسیر دمشق میں ہے کہ روز شہادت امیر المومنین اسلامی جھنڈا سرنگوں ہو گیا اور رکن ایمان گر پڑا ابن عباس نے کہا علم وفقہ ارض مدینہ سے رخصت ہوئے۔ زمین کا نقصان اس کے علماء کا نقصان ہے اور نیک بندوں کا فقدان اہل ارض کی مصیبت ہے جب عالم نہیں رہتے تو جاہل ان کے سردار بنتے ہیں وہ سوال کرتے ہیں اور جاہل فتویٰ دیتے ہیں بغیر علم۔ نتیجہ میں گمراہی پھیلتی ہے۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا (سورہ والشمس ۹۱/۱۲) اور فرمایا خدا کی قسم میرا سر اور میری داڑھی میرے خون کی خضاب ہو گی۔

مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی اشقی اولین ناقہ صالح کو پے کرنے والا ہے اور اشقی آخرین تمہارا قاتل ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ ابن ملجم قدار کی نسل سے تھا جس نے ناقہ صالح کو پے کیا تھا قدار رباب پر جس طرح عاشق ہوا تھا اسی طرح ابن ملجم قطام پر عاشق ہوا۔ ابن ملجم کو لوگوں نے یہ کہتے سنا میں اپنی اس تلوار سے علی کو قتل کروں گا۔ لوگ اس کو پکڑ کر حضرت کے پاس لائے۔ آپ نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا عبد الرحمن بن ملجم۔ فرمایا میں تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ایک بات سے مجھے آگاہ کر۔ کیا تیری طرف سے ایک شیخ گزرتا تھا جو اپنے عصا پر تکیہ کیے ہوئے تھا اور تو دروازہ پر تھا اس نے اپنا عصا تیرے سر پر مارا اور کہا وائے ہو تجھ پر تو ناقہ ثمود کے پے کرنے والے سے زیادہ شقی ہے اس نے کہا ہاں یہ صحیح ہے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب تو بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا تو وہ تجھے ابن راعیۃ الکلاب کہہ کر پکارا کرتے تھے اس نے کہا یہ بھی ٹھیک ہے۔ فرمایا میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ جب تیری ماں تجھ سے حاملہ ہوئی تو وہ حالت حیض میں تھی پھر فرمایا اس کو جانے دو۔

مروی ہے کہ ابن ملجم حضرت کے پاس بیعت کے لئے آیا آپ نے دو مرتبہ لوٹا دیا۔ تیسری بار بیعت کی اور اقرار کیا کہ غداری نہ کرے گا اور بیعت کو نہ توڑے گا اس نے کہا آپ میرے متعلق ایسا خیال نہ کریں فرمایا اے غزوان اس کو شتر پر سوار کر۔ جب وہ سوار ہو گیا تو فرمایا۔

ارید حیاتہ ویرید قتلی	عذیرک من خلیلک من مراد

جا اے ابن ملجم جو کچھ تو نے کہا ہے تو اسے پورا نہیں کرے گا۔ خدا کی قسم یہ میرے سر کے خون سے خضاب کرے گا۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت تمام رات جاگتے رہے اور اپنی عادت کے مطابق نماز شب کو برآمد ہوئے ام کلثوم نے

٦٤٩ ـ عبد الرحمن (أبو عثمان) ابن مل بن عمرو بن عدي بن وهب بن ربيعة بن سعد بن خزيمة بن كعب بن رفاعة بن مالك بن نهد بن زيد بن ليث بن سود بن أسلم بن الحافي بن قضاعة النهدي الكوفي البصري المتوفى ٩٥هـ .

أسلم على عهد رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) ، وروى عنه خلق كثير . سكن الكوفة

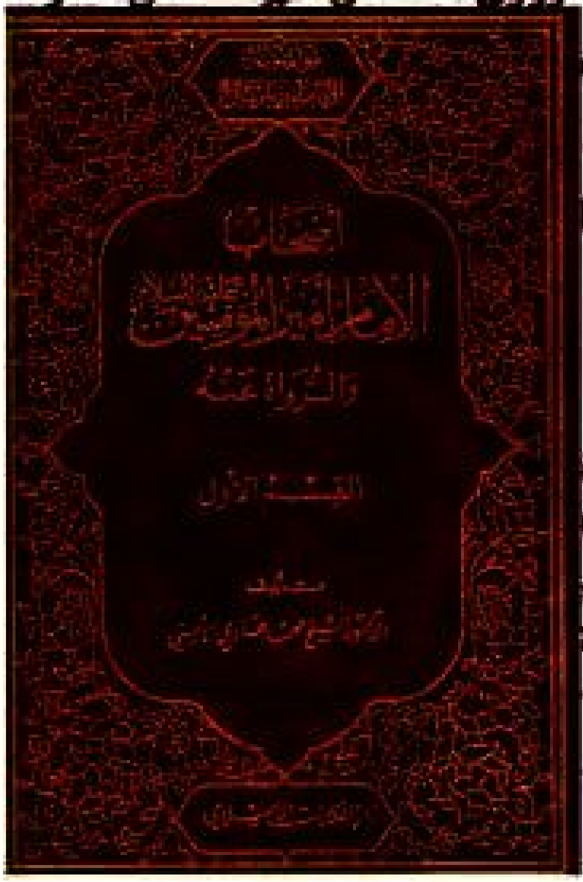

ولما قتل الإمام الحسين (عليه السلام) تحـ
بين حجة وعمرة . وكان ليله قائماً ونهاره
١٤٠ سنة . أدرك الجاهلية . هاجر إلى الـ
وكان عريف قومه . مات عام ٩٥ ، ١٠٠
الثقات .

الأنساب/١١٤٢ . الاستيعاب ٤٢٧/٢ وجـ
٩٨/٣ . البداية والنهاية ١٥/٩ ، ١٩٠ . تا
٢٠٢/١٠ . تقريب التهذيب ٤٩٩/١ . التـ
٢٧٧/٦ . تذكرة الحفاظ ٦٥/١ . جمهرة أ
١١٨/١ . الطبقات الكبرى ٩٧/٧ . طبقات
الرجال ٣١٥/٥ . الكامل في التاريخ ٥٩/٤
أمل . مرآة الجنان ٢٠٨/١ . المعارف/١٨٨ .

٦٥٠ ـ عبد الرحمن بن ملجم المرادي التدؤلي المقتول ٤٠هـ.

فارس ، ينسب إلى تدؤل وهو بطن من مراد . كان مع عليٍّ (عليه السلام) ، وشهد معه صفين ، ثم عاد خارجياً واستحوذ عليه الشيطان ، وقتل أمير المؤمنين (عليه السلام) ولعن في التاريخ ، وقتله الإمام السبط الحسن المجتبى (عليه السلام) عام ٤٠هـ ، وأحرق بعد قتله، عليه لعنة الله عز وجل ، والأنبياء والأوصياء والملائكة والناس أجمعين . . .

الأعلام ١١٤/٤ . الأنساب/٢٠٥ . جمهرة أنساب العرب/٢٠٠ . الطبقات الكبرى ٣٣/٣ ـ ٤٠ و١٢/٦ . الغدير ٣٠١/١ ، ٣٢٣ ـ ٣٣٤ و١٠١/٢ و٣١٢/٣ . الكامل في التاريخ ٣/ . اللباب ٢٠٩/١ و١٨٨/٣ . لسان الميزان ٤٣٩/٣ . مرآة الجنان ١١٢/١ . مروج الذهب ٤٣٣/٢ . المعارف/٩١ . المناقب ٣٠٩/٣ . ميزان الاعتدال ٥٩٢/٢ .

٦٤٩ ـ عبد الرحمن (أبو عثمان) ابن مل بن عمرو بن عدي بن وهب بن ربيعة بن سعد بن خزيمة بن كعب بن رفاعة بن مالك بن نهد بن زيد بن ليث بن سود بن أسلم بن الحافي بن قضاعة النهدي الكوفي البصري المتوفى ٩٥هـ .

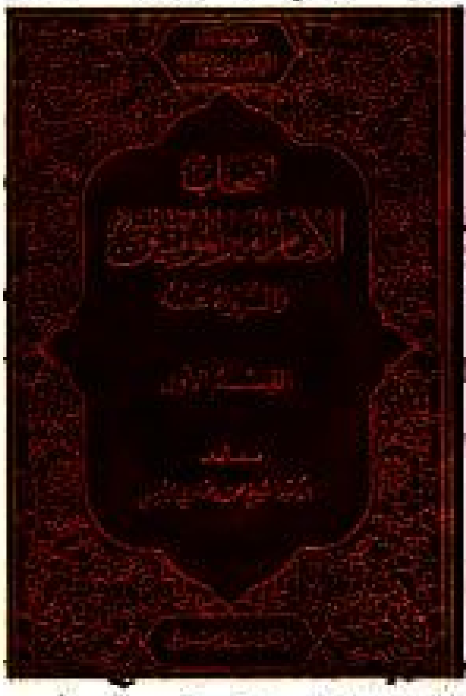

أسلم على عهد رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) ، وروى

ولما قتل الإمام الحسين (عليه السلام) تحول إلى

بين حجة وعمرة . وكان ليله قائماً ونهاره صائماً

١٤٠ سنة . أدرك الجاهلية . هاجر إلى المدينة

وكان عريف قومه . مات عام ٩٥ ، ١٠٠ ، ١

الثقات .

الأنساب/١١٤٢ . الاستيعاب ٤٢٧/٢ وج٤/١٤٨

٩٨/٣ . البداية والنهاية ١٥/٩ ، ١٩٠ . تاريخ ال

٢٠٢/١٠ . تقريب التهذيب ٤٩٩/١ . تنقيح المقال ١٤٨/٢ . تهذيب التهذيب ٢٧٧/٦ . تذكرة الحفاظ ٦٥/١ . جمهرة أنساب العرب/٤٤٧ . شذرات الذهب ١١٨/١ . الطبقات الكبرى ٩٧/٧ . طبقات الحفاظ/٢٥ . العبر ١١٩/١ . قاموس الرجال ٣١٥/٥ . الكامل في التاريخ ٥٩١/٤ . اللباب ٣٣٦/٣ وفيه : عبد الرحمن بن ملّ . مرآة الجنان ٢٠٨/١ . المعارف/١٨٨ . هدى الساري/٢٢١ .

٦٥٠ ـ عبد الرحمن بن ملجم المرادي التدؤلي المقتول ٤٠هـ .

فارس ، ينسب إلى تدؤل وهو بطن من مراد . كان مع عليّ (عليه السلام) ، وشهد معه صفين ، ثم عاد خارجياً واستحوذ عليه الشيطان ، وقتل أمير المؤمنين (عليه السلام) ولعن في التاريخ ، وقتله الإمام السبط الحسن المجتبى (عليه السلام) عام ٤٠هـ ، وأحرق بعد قتله ، عليه لعنة الله عز وجل ، والأنبياء والأوصياء والملائكة والناس أجمعين . . .

الأعلام ١١٤/٤ . الأنساب/٢٠٥ . جمهرة أنساب العرب/٢٠٠ . الطبقات الكبرى ٣٣/٣ ـ ٤٠ و١٢/٦ . الغدير ٣٠١/١ ، ٣٢٣ ـ ٣٣٤ و١٠١/٢ و٣١٢/٣ . الكامل في التاريخ ٣/ . اللباب ٢٠٩/١ و١٨٨/٣ . لسان الميزان ٤٣٩/٣ . مرآة الجنان ١١٢/١ . مروج الذهب ٤٢٣/٢ . المعارف/٩١ . المناقب ٣٠٩/٣ . ميزان الاعتدال ٥٩٢/٢ .